مسجد ضرار

اور

اس کے نمازی



مفتی ضیاء احمد قادری رضوی
مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات

مکتبہ طلع البدر علینا

مسجد ضرار اور اس کے نمازی

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبری للبنات

کوٹ مظفر میلسی وہاڑی

مکتبہ طلع البدر علینا

جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب مسجد ضرار اور اس کے نمازی

مولف : مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

03044161912

تعداد : ۱۰۰۰

کمپوزنگ: قادری کمپوزنگ سینٹر

ناشر: مکتبہ طلع البدر علینا

سن اشاعت: محرم الحرام 1439 بمطابق ستمبر 2017

ھدیہ 40

پروف ریڈنگ: علی احمد رضوی، محمد ذیشان رضوی

الانتساب

جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافقین کا علم عطا فرمایا

جن سے پوچھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کا جنازہ ادا کرتے

حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ

حسب الارشاد

سراپا خلوص ہمدرد اہل سنت عاشق رسول

جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی

صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ضیاء احمد قادری رضوی عفا اللہ عنہ

ملنے کے پتے

مکتبہ طلع البدر علینا جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

ہجویری ورائٹی ہاؤس سوڈیوال ملتان روڈ لاہور

دار النور مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

قادری کتب خانہ قائد اعظم روڈ میلسی

مکتبہ فیضان مدینہ رائے ونڈ

قادری کتاب گھر کوٹ مظفر

مولانا فیض احمد قادری رضوی

03078774437

محمد وسیم عالم قادری

۰۳۲۱۴۰۶۶۲۷۴

عاشق رسول جناب الحاج محمد آفتاب قادری رضوی صاحب، جناب عزت مآب الحاج محمد نعیم ٹھٹھوی صاحب، جناب محمد یاسر صاحب ، جناب قاری محمد سراج الدین قادری، جناب محمد الیاس قادری صاحب، جناب رانا شمشاد صاحب، جناب محمد انعام اللہ قادری رضوی، جناب محمد طلحہ صاحب کراچی جناب محمد شکیل گجر صاحب۔

مضامین

مسجد ضرار اور اس کے نمازی

منافقین کا تعارف

وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّکُفْرًا وَّتَفْرِیْقًا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ مِنْ قَبْلُ وَلَیَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰی وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ ۔لَاتَقُمْ فِیْہِ اَبَدًا لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْہِ فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ

ترجمہ: اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے کو اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔(۱)

شانِ نُزول : یہ آیت ایک جماعتِ منافقین کے حق میں نازِل ہوئی جنہوں نے مسجدِ قُبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی جماعت متفرق کرنے کے لئے اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی۔ اس میں ایک بڑی چال تھی وہ یہ کہ ابو عامر جوزمانِ جاہلیت میں نصرانی راہب ہو گیا تھا، سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ طیّبہ تشریف لانے پر حضور سے کہنے لگا یہ کون سا دین ہے جو آپ لائے ہیں، حضور نے فرمایا میں ملّتِ حنیفیہ، دینِ ابراہیم لایا ہوں، کہنے لگا میں اسی دین پر ہوں، حضور نے فرمایا نہیں، اس نے کہا کہ آپ نے اس میں کچھ اور ملا دیا ہے، حضور نے فرمایا نہیں، میں خالص، صاف ملّت لایا ہوں۔ ابو عامر نے کہا ہم میں سے جو جھوٹا ہو اللہ اس کو مسافرت میں تنہا اور بیکس کر کے ہلاک کرے، حضور نے آمین فرمایا۔ لوگوں نے اس کا نام ابو عامر فاسق رکھ دیا، روزِ اُحد ابو عامر فاسق نے حضور سے کہا کہ جہاں کہیں کوئی قوم آپ

سے جنگ کرنے والی ملے گی میں اس کے ساتھ ہو کر آپ سے جنگ کروں گا چنانچہ جنگِ حنین تک اس کا یہی معمول رہا اور وہ حضور کے ساتھ مصروفِ جنگ رہا، جب ہوازن کو شکست ہوئی اور وہ مایوس ہو کر مُلکِ شام کی طرف بھاگا تو اس نے منافقین کو خبر بھیجی کہ تم سے جو سامانِ جنگ ہو سکے قوت وسلاح سب جمع کرو اور میرے لئے ایک مسجد بناؤ، میں شاہِ روم کے پاس جاتا ہوں وہاں سے رومی لشکر لے کر آؤں گا اور (سیدِ عالم) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کے اصحاب کو نکالوں گا۔ یہ خبر پا کر ان لوگوں نے مسجدِ ضرار بنائی تھی اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تھا یہ مسجد ہم نے آسانی کے لئے بنا دی ہے کہ جو لوگ بوڑھے، ضعیف، کمزور ہیں وہ اس میں بہ فراغت نماز پڑھ لیا کریں، آپ اس میں ایک نماز پڑھ دیجئے اور برکت کی دعا فرما دیجئے۔ حضور نے فرمایا کہ اب تو میں سفرِ تبوک کے لئے پا بر کاب ہوں، واپسی پر اللہ کی مرضی ہو گی تو وہاں نماز پڑھ لوں گا جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہو کر مدینہ شریف کے قریب ایک موضع میں ٹھہرے تو منافقین نے آپ سے درخواست کی کہ ان کی مسجد میں تشریف لے چلیں۔ اس پر یہ آیت نازِل ہوئی اور ان کے فاسد ارادوں کا اظہار فرمایا گیا تب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اصحاب کو حکم دیا کہ اس مسجد کو جا کر ڈھا دیں اور جلا دیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ابو عامر راہب مُلکِ شام میں بحالتِ سفر بے کسی و تنہائی میں ہلاک ہوا۔ (۲)

مسجد ضرار بنانے کی وجہ جو انہوں نے ظاہر کی تھی

وروى ابن أبي شيبة، وابن هشام عن عروة عن أبيه قال: كان موضع مسجد قباء لامرأة يقال لها ليّه كانت تربط حمارا لها فيه، فابتنى سعد بن خيثمة مسجدا، فقال أهل مسجد الضرار: نحن نصلي في مربط حمار ليّه؟ لا لعمر الله، لكنا نبني مسجدا فنصلي فيه.

ترجمہ: حضرت سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: مسجد قباء کی جگہ ایک مائی صاحبہ کی ملکیت تھی، جن کا نام لیۃ تھا۔ وہ وہاں اپنے گدھے باندھا کرتی تھیں۔ سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ نے وہاں پر مسجد بنادی، تو مسجد ضرار کے نمازی بولے کہ اللہ کی قسم ہم تو اس مسجد میں نماز نہیں پڑھیں گے، جہاں گدھے بندھے رہے تھے۔ اللہ کی قسم: ہم اپنی مسجد بنائیں گے اور وہاں نماز ادا کیا کریں گے۔ (۳)

اصل وجہ مسجد ضرار تعمیر کرنے کی

قال ابن النجار :هذا المسجد بناه المنافقون مضاهيا لمسجد قباء ، وكانوا مجتمعين فيه يعيبون النبى -صلى الله عليه وسلّم -ويستهزئون به.

ترجمہ: ابن نجار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کہ منافقین نے مسجد ضرار مسجد قباء کے مقابلے میں بنائی تاکہ اس میں جمع ہو کر رسول اللہ ﷺ کے عیب نکالا کریں اور رسول اللہ ﷺ کا مذاق اڑایا کریں۔ (۴)

مسجد بنانے کا دوسرا مقصد

قال الضحاک : فی قوله :(والذين اتخذوا مسجد ا ضراراً و كفراً) هم ناس من ال منافقين بنوامسجد اً بقباء يضارون به نبى الله والمسلمين .

ترجمہ: امام ضحاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت سے مراد وہ لوگ ہیں جو منافقین تھے۔ انہوں نے مسجد ضرار مسجد قباء شریف کے مقابلے میں۔ رسول اللہ ﷺ اور مومنین کو نقصان پہنچانے کیلئے تعمیر کی۔ (۵)

گستاخ کے قدموں کی نحوست

ولكن أعطه ثابت بن أقرم فإنه لا منزل له، فأعطاه رسول الله -صلى الله عليه وسلّم -ثابت بن أقرم .فلم يولد فى ذلک البيت مولود قط .ولم ينعق

فيه حمام قط ولم تحضن فيه دجاجة قط.

ترجمہ: حضرت سیدنا ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ کے پاس مکان نہیں تھا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ جگہ ان کو عطا فرما دی۔ انہوں نے وہاں اپنا گھر بنالیا، تو جب تک اس گھر میں رہے ان کے ہاں اولاد نہیں ہوئی اور ان کے گھر ایک کبوتر تھا اس نے بولنا بند کر دیا۔ اور ان کے ہاں ایک مرغی تھی اس نے انڈے نہیں دیئے۔(٦)

ایک مرغی اتنی سمجھدار ہے کہ وہ اس جگہ انڈا نہیں دے رہی جہاں پر گستاخ کے پاؤں لگے ہیں، اور ایک آج ہمارے مسلمان ہیں کہ گستاخوں کو کھالیں اور چندا اور زکوۃ دے دیتے ہیں؟؟؟؟

مسجد ضرار دو دن رہی

قال ابن جريح :فَرَغُوا مِنْ إِتْمَامِ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَصَلَّوْا فِيهِ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ، وَانْهَارَ فِي يَوْمِ الِاثْنَيْنِ.

ترجمہ۔ امام ابن جریر رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: کہ منافقین جمعہ کے دن مسجد کی تعمیر سے فارغ ہوئے تھے، انہوں نے جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو اس مسجد میں نمازیں ادا کیں اور پیر کے دن یہ مسجد گرادی گئی۔(٧)

بانی مسجد ضرار کا تعارف

ابو عامر نے ان منافقین کو مسجد بنانے کا مشورہ دیا تھا اور یہ ابو عامر دو بار کلمہ پڑھ کر مرتد ہو گیا تھا۔

وكان النبي صلّى الله عليه وسلّم سماه فاسقاً، وقال :لا تَقُولُوا رَاهِبٌ ولكن قُولُوا فَاسِقٌ، وقد كان آمن بالنبي صلّى الله عليه وسلّم مرتين ثم رجع عن الإسلام، فدعا عليه رسول الله صلّى الله عليه وسلّم فمات كافراً.

ترجمہ: ابو عامر راہب کا نام رسول اللہ ﷺ نے فاسق رکھا تھا، اور فرمایا: کہ اس کو راہب نہ کہو۔

بلکہ اس کو فاسق کہو۔ اور یہ فاسق رسول اللہ ﷺ پر دو بار ایمان لایا اور پھر اسلام سے پھر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا کی تو یہ شخص حالت کفر میں ہی مرا۔ (۸)

رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنے پر راضی نہ تھے

وَذٰلِکَ لِأَنَّ الْمُنَافِقِینَ قَالُوا نَبْنِی مَسْجِدًا فَنُصَلِّی فِیهِ، وَلَا نُصَلِّی خَلْفَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

ترجمہ: امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ منافقین نے مسجد ضرار اس لئے تعمیر کی تھی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے۔ (۹)

آج کے منافقین بھی یہ فتوی دیتے ہیں کہ اہل سنت کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

مسجد گرانے کا حکم

فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِکَ بْنَ الدُّخْشُمِ، وَمَعْنَ بْنَ عُدَیٍّ، وَعَامِرَ بْنَ السَّکَنِ، وَوَحْشِيًّا قَاتِلَ حَمْزَةَ، وَقَالَ لَهُمْ :انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الْمَسْجِدِ الظَّالِمِ أَهْلُهُ فَاهْدِمُوهُ وَاحْرُقُوهُ، فَخَرَجُوا سَرِيعًا حَتَّى أَتَوْا بَنِي سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ، وَهُمْ رَهْطُ مَالِکِ بْنِ الدُّخْشُمِ، فَقَالَ مَالِکٌ :أَنْظِرُونِي حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ بِنَارٍ مِنْ أَهْلِي، فَدَخَلَ أَهْلَهُ فَأَخَذَ سَعَفًا مِنَ النَّخْلِ فَأَشْعَلَ فِيهِ نَارًا، ثُمَّ خَرَجُوا يَشْتَدُّونَ، حَتَّى دَخَلُوا الْمَسْجِدَ وَفِيهِ أَهْلُهُ، فَحَرَّقُوهُ وَهَدَمُوهُ، وَتَفَرَّقَ عَنْهُ أَهْلُهُ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَّخَذَ ذٰلِکَ كُنَاسَةً تُلْقَى فِيهِ الْجِيَفُ وَالنَّتْنُ وَالْقُمَامَةُ .وَمَاتَ أَبُو عَامِرٍ الرَّاهِبُ بِالشَّامِ وَحِيدًا فَرِيدًا غَرِيبًا..

ترجمہ: جب یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت مالک اور معن بن عدی اور عامر بن سکن اور حضرت وحشی رضی اللہ عنھم کو بلایا اور فرمایا: کہ اس مسجد کی طرف جاؤ جس

مسجد کے نمازی ظالم ہیں، اسے گرادو، اور جلادو۔ پس وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جلدی سے نکلے اور بنوسالم کے پاس پہنچے۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم میرا انتظار کرو، میں آگ لیکر آتا ہوں۔ انہوں نے ایک کھجور کی چھڑی پکڑی اور اسے آگ لگائی، پھر جلدی سے نکلے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ اس مسجد کے نمازی مسجد میں موجود تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آگ لگادی، منافق نمازی سارے بھاگ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: اس جگہ کو کوڑا، بدبودار، مردار اور گندی چیزوں کے پھینکنے کی جگہ بنالو۔ (۱۰)

اس سے ثابت ہوا کہ جہاں گستاخ اپنا عبادت خانہ بنائے وہ مسجد نہیں ہوسکتی اگر چہ اس کو وہ مسجد کا نام دیتا پھرے، اور پاکستان میں تو یہ قانون ہے کہ قادیانی اپنی ''فسادگاہ'' کو مسجد کا نام نہیں دے سکتے۔

جبریل امین علیہ السلام نے منادی کرادی

وَقَالَ الْحَسَنُ :هَمَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذْهَبَ إِلَى ذَلِكَ الْمَسْجِدِ فَنَادَى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا.

ترجمہ: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد ضرار جانے کا اردہ فرمایا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے منادی کی کہ اس مسجد میں کبھی بھی قیام نہ کرنا۔ (۱۱)

مسجد ضرار کے امام کون؟

رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی حضرت سیدنا مجمع بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو انہوں نے امام مقرر کرلیا تھا۔ ان کو منافقین کے متعلق معلوم نہ تھا اس لئے لاعلمی میں ان کو نمازیں پڑھاتے رہے۔

وکان یصلی لھم مجمع بن حارثہ

ترجمہ: منافقین کو مسجد ضرار میں حضرت مجمع بن حارثہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے رہے۔ (۲۱)

امام مسجد ضرار کی توبہ

مجمع بن حارثه وهو كان امامهم ، وحلف لعمر بن الخطاب رضى الله عنه في خلافته انه لم يشعر بامرهم .

ترجمہ: حضرت مجمع بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قسم کھائی تھی میں جب منافقین کونماز پڑھاتا تھاتو مجھے ان کا علم نہیں تھا۔(۱۳)

ان کا امام ہمارا امام نہیں ہوسکتا

وروى أن بني عمرو بن عوف الذين بنوا مسجد قباء أتوا عمر بن الخطاب في خلافته، فسألوه أن يأذن لمجمع بن جارية أن يؤمهم في مسجدهم.

فقال :لا ولا نعمة عين أليس هو إمام مسجد الضرار؟ قال مجمع :يا أمير المؤمنين لا تعجل عليّ فو الله لقد صليت فيه وأنا لا أعلم ماأضمروا عليه ولو علمت ما صليت معهم فيه وكنت غلاما قارئا للقرآن وكانوا شيوخا لا يقرءون فصليت بهم ولا أحسب إلا أنهم يتقربون إلى الله ولو أعلم ما في أنفسهم فعذره عمر فصدقه وأمره بالصلاة في مسجد قباء .

ترجمہ: بنی عمرو بن عوف جو مسجد قباء کے بانی تھے سے روایت ہے کہ وہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ ہم کو اجازت دے دیں کہ ہماری مسجد میں مجمع بن حارثہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھادیا کریں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالی کی قسم۔ایسا کبھی بھی نہیں ہوگا کہ مجمع بن حارثہ مسجد قباء میں نماز پڑھائے ، کیا یہ مجمع بن حارثہ وہی نہیں جو مسجد ضرار کا بھی امام رہا ہے؟ حضرت مجمع بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر المومنین! کوئی بھی فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کرنا، اللہ تعالی کی قسم مجھے ان کے کسی معاملے کا علم نہ تھا اور جس منافقت کو

چھپاتے تھے مجھے اس کے متعلق کوئی علم نہ تھا، اگر مجھے ان کی منافقت کا علم ہو جاتا تو میں کبھی بھی ان کے ساتھ نماز نہ پڑھتا۔ اس مسجد میں مسئلہ یہ ہوا تھا کہ میں قرآن کریم کا قاری تھا اور جوان بھی اور وہ سب لوگ بوڑھے تھے، ان کی زندگی وہی جاہلیت والی تھی اور قرآن کریم تو بالکل نہیں پڑھ سکتے تھے، میں ان کو نماز پڑھاتا تھا اور نہ مجھے یہ خیال تھا کہ میں گناہ کر رہا ہوں اور نہ ہی مجھے ان کے نفاق کے متعلق علم تھا تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے اس عذر کو قبول فرمایا اور ان کی تصدیق فرمائی اور ان کو مسجد قباء شریف میں نماز پڑھانے کی اجازت عطا فرمائی۔ (۱۴)

میں مسجد ضرار میں نماز نہیں پڑھتا

عَنْ شَقِيقٍ أَنَّهُ جَاءَ لِيُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِ بَنِي غَاضِرَةَ 1 فَوَجَدَ الصَّلَاةَ قَدْ فَاتَتْهُ، فَقِيلَ لَهُ :إِنَّ مَسْجِدَ بَنِي فُلَانٍ لَمْ يُصَلَّ فِيهِ بَعْدُ، فَقَالَ :لَا أُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ، لِأَنَّهُ بُنِيَ عَلَى ضِرَارٍ.

ترجمہ: حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص بنی غاضرہ کی مسجد آیا تو جماعت ہو چکی تھی تو کسی نے کہا کہ فلاں مسجد میں جا کر نماز پڑھ لو تو اس نے جواب دیا کہ میں اس مسجد میں نماز نہیں پڑھوں گا وہ نقصان پہنچانے کیلئے بنائی گئی ہے۔ (۱۵)

اور آج ہم ہر ایک کی اقتداء میں نماز ادا کر لیتے ہیں کہ وہ "اللہ تعالی کا نام" لیتا ہے

مسجد ضرار میں شہتیر دینے والا

وَقَالَ عِكْرِمَةُ :سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا منهم بماذا أَعَنْتَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ؟ فَقَالَ :أَعَنْتُ فِيهِ بِسَارِيَةٍ .فَقَالَ :أَبْشِرْ بِهَا !سَارِيَةً فِي عُنُقِكَ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ .

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

ایک شخص سے سوال کیا کہ تم نے بھی مسجد ضرار میں کوئی تعاون کیا تھا؟ تو اس نے کہا: کہ میں نے تو صرف ایک شہتیر دیا تھا۔ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مبارک ہو تم کو وہ قیامت کے دن آگ کا بن کر تمھارے گلے میں پڑے گا۔ (١٦)

وہ صرف ایک شہتیر دے اور وہ اس کی گردن میں پڑے آج جو لوگ ان کو پوری پوری مساجد بنا کر دے دیتے ہیں ان کا کیا بنے گا اور کروڑوں روپیہ ان کو بطور چندہ دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ اس راستہ سے بھی نہ گزرے

قد روى ان رسول الله ﷺ لمانزلت هذه الآية كان لايمر بالطريق التى فى المسجد .

ترجمہ: اور تحقیق یہ روایت کیا گیا ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو اس کے بعد رسول اللہ ﷺ مسجد ضرار والی گلی سے بھی نہیں گزرے۔ (١٨)

منافق کے قدم کی نحوست

وامر النبى عليه السلام ان يتخذ كناسة يلقى فيها القمامة و الجيف ثم بعد زمان أعطاه صلى الله عليه وسلم لثابت بن أرقم يجعله بيتا فلم يولد فى ذلك البيت مولود قط وحفر فيه بقعة فخرج منها الدخان .

ترجمہ: پھر کچھ عرصہ بعد رسول اللہ ﷺ نے وہ جگہ حضرت سیدنا ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ کو دے دی تو انہوں وہاں گھر بنالیا۔ اس جگہ ان کی اولاد نہیں ہوئی۔ ایک دن انہوں نے اس جگہ کھدائی کی تو اس میں سے دھواں نکلنا شروع ہو گیا۔ (١٩)

یہ تو اس جگہ کا حال ہے جہاں منافقین کے کچھ دیر کے لئے قدم لگے ہیں تو پھر غور کریں ان سینوں کا کیا حال ہو گا جو منافقین کے سینوں کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں اور منافقین کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں۔

اہل مسجد ضرار کے عقائد و نظریات

منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب پر طعن کرتے تھے

قال محمد بن إسحاق، و محمد بن عمر رحمه الله تعالى ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلّم سار حتى إذا كان ببعض الطريق متوجها إلى تبوك فأصبح فى منزل فضلّت ناقة رسول الله -صلى الله عليه وسلّم قال محمد بن عمر: هى القصواء فخرج أصحابه فى طلبها وعند رسول الله -صلى الله عليه وسلم عمارة بن حزم، وكان عقبيا بدريا، قتل يوم اليمامة شهيدا، وكان فى رحله زيد بن اللّصيت، أحد بنى قينقاع، كان يهوديا فأسلم فنافق وكان فيه خبث اليهود وغشهم، وكان مظاهرا لأهل النفاق، فقال زيد وهو فى رحل عمارة بن حزم، وعمارة عند رسول الله -صلى الله عليه وسلّم:- محمد يزعم أنه نبى وهو يخبركم عن خبر السماء وهو لا يدرى أين ناقته !! فقال رسول الله صلى الله عليه وسلّم وعمارة عنده :أن منافقا قال هذا محمد يزعم أنه نبى ويخبركم بامر السماء ولا يدرى أين ناقته، وإنى والله لا أعلم إلا ما علمنى الله تعالى، وقد دلنى الله عز وجل عليها،وهى فى الوادى فى شعب كذاوكذااشارلهم اليه حبستهاشجرة بزمامهافانطلقوا حتى تاتونى فذهبوافجائوابهاقال محمد بن عمر -رحمه الله تعالى -الذى جاء بها الحارث بن خزيمة الأشهلى

امام محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک تشریف لے جارہے تھے ایک جگہ پر قیام فرمایا، تو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی مبارک قصواء کہیں چلی گئی، جس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھ رہے تھے، حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ جو بدری صحابی ہیں اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انہیں کے خیمہ میں زید بن لصیت تھا جو پہلے یہودی تھا بعد میں اس نے اسلام کو ظاہر کیا مگر تھا وہ کافر۔ اس کے اندر یہودیوں والی خباثت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور دھوکہ دہی میں یہودیوں کی طرح ماہر تھا یہ زید اس وقت حضرت عمارہ کے خیمہ میں بیٹھا تھا ادھر حضرت عمارہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ ابھی ابھی ایک شخص نے یہ کہا ہے: کہ محمد ﷺ باتیں آسمان کی کرتیں ہیں پتہ اپنی اونٹنی کا بھی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم میں وہ جانتا ہوں جو مجھے میرا اللہ تعالی بتاتا ہے اور اللہ تعالی نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ میری اونٹنی کہاں ہے۔ تم جاؤ ایک گھاٹی میں ایک درخت کے ساتھ اس کی مہار اٹک گئی تھی اس کو لے آؤ

محمد بن عمر واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت حارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہ گئے اور اس کو لے آئے (۴۱)

وہ لوگ کون تھے؟

علامہ مصطفی البغا فرماتے ہیں

قوم) أناس من المنافقين واليهود

حدیث میں جو کہا گیا ہے کہ ایک قوم تھی جو ایسا کرتی تھی وہ لوگ یہودی اور منافق تھے جو رسول اللہ ﷺ کے علم غیب پر اعتراض کیا کرتے تھے (۴۲)

حضور صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں

شانِ نزول: بعض لوگ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے بے فائدہ سوال کیا

کرتے تھے یہ خاطرِ مبارک پر گراں ہوتا تھا، ایک روز فرمایا کہ جو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو میں ہر بات کا جواب دوں گا، ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا انجام کیا ہے؟ فرمایا جہنم، دوسرے نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے اس کے اصلی باپ کا نام بتا دیا جس کے نطفہ سے وہ تھا کہ صداقہ ہے باوجودیکہ اس کی ماں کا شوہر اور تھا جس کا یہ شخص بیٹا کہلاتا تھا ۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ایسی باتیں نہ پوچھو جو ظاہر کی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں۔ (تفسیرِ احمدی) بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرماتے ہوئے فرمایا جس کو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرے، عبداللہ بن حُذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا حذافہ پھر فرمایا اور پوچھو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے اٹھ کر اقرارِ ایمان و رسالت کے ساتھ معذرت پیش کی ۔ابنِ شہاب کی روایت ہے کہ عبداللہ بن حُذافہ کی والدہ نے ان سے شکایت کی اور کہا کہ تو بہت نالائق بیٹا ہے تجھے کیا معلوم کہ زمانہ جاہلیت کی عورتوں کا کیا حال تھا، خدانخواستہ تیری ماں سے کوئی قصور ہوا ہوتا تو آج وہ کیسی رسوا ہوتی، اس پر عبداللہ بن حُذافہ نے کہا کہ اگر حضور کسی حبشی غلام کو میرا باپ بتا دیتے تو میں یقین کے ساتھ مان لیتا۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ لوگ بطریقِ استہزاء اس قسم کے سوال کیا کرتے تھے، کوئی کہتا میرا باپ کون ہے، کوئی پوچھتا میری اونٹنی گم ہوگئی ہے وہ کہاں ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲۳)

مسجد ضرار کے نمازی کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو علم نہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلَاءِ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ، ثُمَّ قَالَ

لِلنَّاسِ :سَلُونِی عَمَّا شِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ :مَنْ أَبِی؟ قَالَ :أَبُوکَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ :مَنْ أَبِی یَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ :أَبُوکَ سَالِمٌ مَوْلَی شَیْبَةَ فَلَمَّا رَأَی عُمَرُ مَا فِی وَجْهِهِ قَالَ :یَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا نَتُوبُ إِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے سوالات کئے گئے جو رسول اللہ ﷺ کو ناپسند تھے، جب زیادہ سوالات ہونے لگے تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے پھر جلال میں لوگوں سے فرمایا: کہ پوچھو کیا پوچھتے ہو، ایک شخص عرض کرنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! میرا والد کون ہے؟ فرمایا: تیرا والد حذافہ ہے۔ ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض گزار ہوا: کہ میرا والد کون ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمھارا والد سالم جو کہ شیبہ کا آزاد کردہ ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا جلال ملاحظہ کیا، تو عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ: ہم اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔ (۲۴)

اس جلال کی وجہ بھی مسجد ضرار کے نمازی تھے

امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لانہ بلغہ ان قوما من المنافقین یسالون منہ یعجزونہ عن بعض مایسالونہ فتغیظہ وقال لاتسلونی عن شئی الااخبرتکم بہ.

ترجمہ: کچھ منافقین کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوالات کئے اور کہا کہ محمد ﷺ ہمارے سوالوں کا جواب نہیں دے سکتے۔ ان کی اس بات پر رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے اور منبر پر تشریف فرما ہو کر فرمایا: پوچھو مجھ سے کیا پوچھتے ہو۔ جو بھی تم سوال کرو گے میں اس کا جواب دوں گا۔ (۲۵)

رسول اللہ ﷺ پر ربوبیت کے مدعی ہونے کا الزام لگا دیا

قال البغوی کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من أطاعنی فقد أطاع الله ومن أحبنی فقد احبّ الله فقال بعض المنافقین ما یرید هذا الرجل الا ان نتخده ربّا کما اتخذت النصاری عیسی بن مریم فانزل الله تعالی.

ترجمہ: امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کی تو مسجد ضرار کے نمازی بولے کہ محمد ﷺ چاہتے ہیں کہ ہم ان کو رب مان لیں۔ جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مان لیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ مبارک نازل ہوئی

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا۔ (۲۶)

ااس سے ثابت ہوا کہ مسجد ضرار کے نمازی اپنے آپ کو پکا موحد جانتے تھے کہ ان کو اطاعت میں بھی شرک نظر آنے لگا۔

کیا ہم اب محمد ﷺ کو سجدہ کریں؟

ثم قال عز وجل :وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تعالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُؤُسَهُمْ یعنی :عطفوا رؤوسهم رغبة عن الاستغفار وأعرضوا عنه .وذلک أن عبد الله بن أبی ابن سلول قیل له :یا

أبا الحباب قد أنزل فيک آی :شداد، فاذهب إلی رسول الله صلّی الله عليه وسلم يستغفر لک، فلوی رأسه ثم قال : أمرتمونی أن أؤمن، فقد آمنت .وامرتمونی أن أعطی زكاة مالی، فقد أعطيت .وما بقی إلا أن أسجد لمحمد صلّی الله عليه وسلم.

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جائے کہ آ ؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔

جب ابن ابی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کر، حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں، تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا، ایمان لا، تو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا، زکوٰۃ دے، تو میں نے زکوۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ (۲۷)

صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شانِ نزول : غزوۂ مریسیع سے فارغ ہو کر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرِ چاہ نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجیر جہجاہ غِفاری اور ابنِ اُبی کے حلیف سنان بن دبر جُہَنی کے درمیان جنگ ہوگئی، جہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا، اس وقت ابنِ اُبَی منافق نے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر ہم میں سے عزّت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں، اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں،

اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم کو تاب نہ رہی انہوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرِ مبارک پر معراج کا تاج ہے، حضرت رحمٰن نے انہیں عزت وقوت دی ہے، ابنِ اُبی کہنے لگا چپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا، زید بن ارقم نے یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچائی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابنِ اُبی کے قتل کی اجازت چاہی، سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں، حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابنِ اُبی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہیں تھیں؟ وہ مکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا، اس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے، وہ عرض کرنے لگے کہ ابنِ اُبی بوڑھا بڑا شخص ہے، یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے، زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا اور بات یاد نہ رہی ہو، پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابنِ اُبی کا جھوٹ ظاہر ہوگیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کر، حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں، تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا، ایمان لا تو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا، زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ (۲۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کا انکار کرتے

جب غزوہ تبوک میں پانی کی کمی وجہ سے پیاس نے شدت اختیار کی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پانی نہیں ہے

فشكوا ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام فصلى ركعتين، ثم دعا فارسل الله سبحانه وتعالى سحابة

فأمطرت عليهم حتى استقوا منها، فقال رجل من الأنصار لآخر من قومه يتّهم بالنفاق :ويحك قد ترى ما دعا رسول الله -صلى الله عليه وسلّم -فأمطر الله علينا السماء ، فقال: إنما أمطرنا بنوء كذا وكذا، فأنزل الله تعالى :وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعةرقم الآية : ٨٢)

ترجمہ: تو رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی پھر اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا کی۔ اللہ تعالی نے ایک بادل بھیجا جس سے بارش ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سیراب ہو گئے۔ تو ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک منافق کو کہا: دیکھا ہمارے نبی ﷺ کی شان کو، تجھ پر افسوس ہے تو پھر بھی نہیں مانتا تو منافق کہنے لگا یہ بارش رسول اللہ ﷺ کی دعا سے نہیں ہوئی بلکہ یہ تو فلاں فلاں ستارہ گزر رہا تھا اس وجہ سے ہوئی۔ تو اللہ تعالی نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی ''اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو'' (۲۹)

مسجد ضرار کے نمازی رسول اللہ ﷺ کے اختیارات کا انکار کرتے

ذكر ابن إسحاق أن هذه القصة كانت بالحجر، وروى عن محمود بن لبيد عن رجال من قومه قال :كان رجل من المنافقين معروف نفاقه يسير مع رسول الله -صلى الله عليه وسلّم -حيثما سار، فلما كان من أمر الحجر ما كان، ودعا رسول الله -صلى الله عليه وسلم -حين دعا فأرسل الله تعالى السحابة فأمطرت حتى ارتوى الناس، قالوا أقبلنا عليه نقول ويحك، هل بعد هذا شيء ؟ قال :سحابة مارة.

ترجمہ :امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ مقام حجر میں

رونما ہوا تھا۔ محمود بن لبید اپنی قوم کے لوگوں سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص منافقت میں مشہور تھا، جو غزوہ تبوک میں ساتھ ساتھ چل رہا تھا، جب مقام حجر پہنچے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی، تو اللہ تعالی نے بارش عطا فرما دی، لوگ سارے سیراب ہو گئے، تو ہم اس منافق کے پاس آئے۔ ہم نے کہا: افسوس ہے تم پر اب بھی نہ ماننے والی کوئی چیز رہ گئی ہے۔ تو مسجد ضرار کا نمازی بولا: یہ تو ایک بادل گزر رہا تھا جو چند بوندیں ٹپکا گیا۔ (۳۰)

اس سے ثابت ہوا کہ منافقین رسول اللہ ﷺ کی عظمت و شان کو نہ مانتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کا جو اللہ تعالی کے ہاں مقام و مرتبہ ہے اس کا انکار کرتے تھے۔

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منافقوں کو ذلیل کیا کرتے تھے جیسے ہی بارش آئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمع ہو کر اس منافق کے پاس گئے اور اس کو کہا: افسوس ہے تم پر تم رسول اللہ ﷺ کی شان کو نہیں مانتے خدا کا خوف کرو رسول اللہ ﷺ کی عظمت و شان کو تسلیم کر لو۔

مسجد ضرار کے نمازی یہود و نصاری کی بولی بولتے تھے

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَوْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عباس، قَالَ: اجْتَمَعَتْ نَصَارَى نَجْرَانَ، وَأَحْبَارُ يَهُودَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَعُوا عِنْدَهُ، فَقَالَتِ الْأَحْبَارُ :مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا يَهُودِيًّا، وَقَالَتِ النَّصَارَى :مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا نَصْرَانِيًّا، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ :يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ، وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ إِلَى قَوْلِهِ: وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ الْقُرَظِيُّ حِينَ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ النَّصَارَى وَالْأَحْبَارُ فَدَعَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ أَتُرِيدُ مِنَّا يَا مُحَمَّدُ أَنْ نَعْبُدَكَ كَمَا تَعْبُدُ النَّصَارَى

عِیسَی ابْنَ مَرْیَمَ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ نَصْرَانِیٌّ، یُقَالُ لَهُ الرَّبِّیسُ :وَذٰلِکَ تُرِیدُ یَا مُحَمَّدُ، وَإِلَیْهِ تَدْعُو؟ أَوْ كَمَا قَالَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وسلم :مَعَاذَ اللهِ أَنْ أَعْبُدَ غَیْرَ اللهِ أَوْ آمُرَ بِعِبَادَةِ غَیْرِهِ، مَا بِذٰلِکَ بَعَثَنِی وَلَا أَمَرَنِی، فَأَنْزَلَ اللهُ -عَزَّ وَجَلَّ- فِی ذٰلِکَ مِنْ قَوْلِهِمَا :مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ یُؤْتِیَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَاداً لِی مِنْ دُونِ اللَّهِ، وَلٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِیِّینَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ، وَلَا یَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِیِّینَ أَرْبَاباً أَیَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ نجران کے عیسائی جب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو یہود و نصاری نے لڑائی شروع کردی۔ عیسائی کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام عیسائیوں کے مذہب پر تھے اور یہودی کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودیوں کے مذہب پر تھے اور تمام لوگوں کی بنسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قریب یہودی ہیں۔ تو اللہ تعالی نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی۔ اے اہل کتاب! تم حضرت ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو تورات اور انجیل تو حضرت ابراہیم کے بعد نازل ہوئی ہیں تو حضرت ابراہیم ان کے پیروکار کیسے ہوسکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو دین حق کی دعوت دی تو ابورافع قرظی بولا: اے محمد! (ﷺ) آپ یہی چاہتے ہیں کہ ہم آپکی عبادت کریں جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسی کی عبادت کی تھی۔ اہل نجران کا ایک آدمی بولا جس کا نام ربیس تھا کہنے لگا: اے محمد ﷺ! کیا آپ یہی چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں جس طرح یہودیوں نے حضرت عزیز کی عبادت کی تھی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ نعوذ باللہ میں تو خود غیر اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور نہ ہی کسی کو اس کی دعوت

دیتا ہوں اور نہ ہی اللہ تعالی نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے اور نہ مجھے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ

ترجمہ: کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو۔

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرالو کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو لئے (۳۱)

اس سے ثابت ہوا کہ شروع سے مشرکین اہل اسلام پر شرک کا الزام لگاتے آئے ہیں حالانکہ یہودی حضرت عزیز علیہ السلام کو اللہ تعالی کا بیٹا کہہ کر مشرک ہوئے اور عیسائی حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالی کا بیٹا کہہ کر مشرک ہوئے اور مدینہ کے منافقین اور مسجد ضرار کے نمازی چھپے مشرک تھے یہی اہل اسلام پر شرک کا الزام لگاتے رہے اور آج بھی داعش والے جو عیسائیوں کی پیداوار ہیں جس کا اعتراف خود عیسائیوں کو بھی ہے وہ بھی اب اہل اسلام کو مشرک کہہ کر قتل کر رہے ہیں اور مزارت میں آرام فرما بزرگوں کو بھی تکلیف دینے سے باز نہیں آتے۔

منافقین کو مسجد نبوی سے کیسے نکالا گیا؟

منافقین کو مسجد نبوی سے نکالنے کا دلکش اور ایمان افروز منظر بیان کیا جائے گا، جس سے اہل ایمان کے دلوں میں غیرت ایمانی بڑھے گی

منافقین کو مسجد نبوی سے کیسے نکالا گیا؟

منافقین نے کس موقع پر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو تکلیف دینے میں کمی کی ہے اور کتنی بار رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا ہے اور کتنی بار رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذاق اڑایا ہے اور ان کے ساتھ جو ہوا اور جس طرح ان کو مسجد سے نکالا یا گیا گھسیٹ گھسیٹ کر اور ان کی داڑھیوں کو کھینچ کھینچ کر وہ اس کے مستحق تھے

اس باب میں ہم منافقین کو مسجد شریف سے نکالنے کا منظر بیان کرتے ہیں تا کہ پتہ چلے کہ ان کی بد خلقیوں پر صبر کرنا خلق عظیم ہے تو منافقین کو ان کے عمل کی سزا دینا بھی خلق عظیم ہی کا حصہ ہے

منافقین کو کیوں نکالا گیا؟

وکانوا هولاء المنافقون يحضرون المسجد فيستمعون احاديث المسلمين ويسخرون ويستهزئون بدينهم .

ترجمہ: منافقین رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باتیں سن کر ان کا مذاق بناتے اور دین کا استہزاء کرتے تھے۔(۳۲)

ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ کر باہر نکال دیا

فقام ابوايوب ،خالدبن زيد الى عمر وبن قيس احد من غنم بن مالک بن نجار کان صاحب آلهتهم فی الجاهلية فاخذ برجله فسبحه حتى اخرجه من المسجد وهويقول اتخرجنی ياابا ايوب من مربد بنی ثعلبه .

ترجمہ: حضرت ابوایوب اور خالد رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور عمر و بن قیس کو ٹانگوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر پھینک دیا اور وہ کہہ رہا تھا کہ اے ابوایوب

! کیا تم مجھ کو بنی ثعلبہ کے اونٹوں کے باڑے سے نکال رہے ہو؟۔(۳۳)

منافق کو چادر سے پکڑ کے گھسیٹا اور منہ پر تھپڑ مارا

ثم قام ابو ایوب الی رافع بن ودیعه احد من بنی نجار فلبه بردا ہ ثم نتر ہ نترا شدیدا ولطم وجهه ثم اخرجه من المسجد وابو ایوب یقول له اف لک منافقا خبیثا ادراجک یا منافق من مسجد رسول الله ﷺ.

ترجمہ: پھر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے رافع بن ودیعہ کے گلے میں چادر ڈال کر خوب کھینچا اور اس کے منہ پر تھپڑ مارا اور مسجد سے نکال دیا اور ساتھ فرمایا: اے خبیث منافق! تجھ پر افسوس ہے نکل جا رسول اللہ ﷺ کی مسجد سے۔(۳۴)

داڑھی سے کھینچ کر باہر نکال دیا

وقام عماره بن حزم رضی الله عنه الی زید بن عمرو وکان طویل اللحیة فاخذ بلحیته فقادبها عنیفا حتی اخرجه من المسجد ثم جمع یدیه فلدمه بهما فی صدره لدمة خر منها قال یقول خدشتنی یا عماره قال ابعدک الله یا منافق فما اعد الله لک من العذاب فلا تقربن مسجد رسول الله ﷺ

ترجمہ: حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر زید بن عمرو کی داڑھی جو کہ لمبی تھی کو پکڑ لیا اور اس کو کھینچتے ہوئے باہر لائے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو جمع کر کے اس کے سینہ پر زور سے مکا مارا تو وہ نیچے جا گرا، تو اس نے کہا: کہ اے عمارہ! تم نے مجھ کو بہت تکلیف دی ہے۔ آپ نے فرمایا: خدا تجھے دفع کرے۔ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے بھی سخت ہے۔ آج کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے قریب نہ آنا۔(۳۵)

اس سے ثابت ہوا کہ داڑھی بھی صرف وہی عزت والی ہے جو مومن کی ہو

سر کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا اور نکال دیا

وقام ابومحمد ، رجل من بني نجار كان بدريا وابومحمد مسعود بن اوس بن زيد بن اصرم الى قيس بن عمر وبن سهل وكان قيس غلاما شابا وكان لايعلم فى المنافقين شاب غيره ،فجعل يدفع فى قفاه حتى اخرجه من المسجد۔

ترجمہ: حضرت ابومحمد رضی اللہ عنہ (جو کہ بدری صحابی ہیں) اور دوسرے ابومحمد مسعود رضی اللہ عنہ یہ دونوں کھڑے ہوئے اور انہوں نے قیس بن عمرو کو پکڑا اور اس کی گدی میں مکے مار مار کر مسجد سے باہر نکال دیا اور منافقین میں یہی جوان تھا۔(۳۶)

تو پلید ہے

اذاسمع عبدالله بن حارث حين امر رسول الله ﷺ باخراج المنافقين من المسجد قام الى رجل يقال له حارث وكان ذاجمة فاخذ بجمته فسحبه سحاعنيفاعلى مامر به من الارض حتى اخرجه من المسجد قال :يقول المنافق :لقد اغلظت يابن الحارث فقال له : انك اهل لذلك : اى عدو الله لماانزل الله فيك فلاتقربن مسجد رسول الله ﷺ فانك نجس .

ترجمہ: جب عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے منافقوں کو مسجد سے نکالنے کا حکم دیا ہے وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک منافق جس کا نام حارث تھا اسکے سر کے بال بڑے بڑے تھے ان سے پکڑ لیا اور گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر لائے

،منافق کہنے لگا: کہ تم نے مجھے ذلیل کیا ہے، آپ نے فرمایا کہ تو اسکا اہل ہے، کیونکہ تو منافق ہے اور اللہ تعالی کا دشمن ہے۔ اللہ تعالی نے تمھارے بارے میں قرآن نازل فرمادیا ہے۔ آج کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے قریب نہ آنا کیونکہ تو پلید ہے۔(۳۷)

اپنے بھائی کو نکال دیا

وقام رجل من بنی عمر و بن عوف الی اخیه زوی بن حارث فاخرجه من المسجد اخراجا عنیفا وقال : غلب علیک الشیطان .

ترجمہ: ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو پکڑ کر نہایت ذلت کے ساتھ باہر نکال دیا اور کہا: کہ تیرے اوپر افسوس ہے کہ تجھ پر شیطان غالب آ گیا ہے(۳۸)
صرف ایمان کا رشتہ ہی خاص رشتہ ہے جو دنیا و حشر میں کام آئے گا۔

مسجد ضرار کے نمازیوں کے گھر آگ لگا دی گئی

وروی ابن هشام -رحمه الله تعالی- عن عبد الله بن حارثة- رضی الله تعالی عنه -قال :بلغ رسول الله -صلی الله علیه وسلم -إن ناسا من المنافقین یجتمعون فی بیت سویلم الیهودی یثبّطون الناس عن رسول الله -صلی الله علیه وسلم- فی غزوة تبوک، فبعث إلیهم رسول الله -صلی الله علیه وسلم -طلحة بن عبید الله -رضی الله عنه -فی نفر من أصحابه، وأمره أن یحرق علیهم بیت سویلم الیهودی ففعل طلحة، واقتحم الضّحّاک بن خلیفة من ظهر البیت فانکسرت رجله واقتحم أصحابه فأفلتوا!

ترجمہ: عبداللہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی گئی کہ سویلم یہودی کے گھر منافقین جمع ہو کر مسلمانوں کو غزوہ تبوک میں شرکت سے منع کر رہے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو ایک پوری جماعت کے ساتھ روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ جا کر ان کے گھر کو آگ لگا دیں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آگ لگا دی۔ ضحاک بن خلیفہ گھر کے پچھواڑے سے بھاگنے لگا تو گر گیا تو اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور اس کے سارے ساتھی بھاگ گئے۔ (۳۹)

مسجد ضرار کے نمازی مسجد میں اور مسجد کو آگ لگوا دی گئی

وقال البغوی: وعامر بن السکن ووحشی قاتل حمزة، زاد الذهبی فی التجرید :سوید بن عباس الأنصاری -فقال: انطلقوا إلی هذا المسجد الظالم أهله فهدّموه وحرّقوه فخرجوا مسرعين حتى أتوا بنی سالم بن عوف، فقال مالک لرفيقيه :أنظرانی حتى أخرج إليكما، فدخل إلى أهله وأخذ سعفا من النخيل فأشعل فيه نارا، ثم خرجوا يشتدون حتى أتوا المسجد بين المغرب والعشاء، وفيه أهله وحرقوه وهدموه حتى وضعوه بالأرض وتفرق عنه أصحابه.

ترجمہ: امام بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :جب منافقین نے مسجد بنائی تو رسول اللہ ﷺ کو اس میں نماز ادا کرنے کا کہا تو اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام گئے جب وہاں پہنچے تو حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم یہاں رکو میں آتا ہوں وہ گھر سے کھجور کی ٹہنی کو آگ لگا کر آئے جب مسجد پہنچے تو عصر و مغرب کے درمیان کا وقت تھا اس کو آگ لگا دی اور گرا کر زمین کے ساتھ ملا دیا اور مسجد ضرار کے نمازی سارے

بھاگ گئے۔(۴۰)

منافقین کو کیسے نکالا

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ سُفْيَانُ :أُرَاهُ عِيَاضُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ :خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ " :إِنَّ مِنْكُمْ، أَوْ فِيكُمْ مُنَافِقِينَ، فَمَنْ سَمَّيْتُ فَلْيَقُمْ، فَقَالَ :قُمْ يَا فُلَانُ، قُمْ يَا فُلَانُ، حَتَّى عَدَّ سِتَّةً وَثَلَاثِينَ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ مِنْكُمْ، أَوْ فِيكُمْ، فَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، قَالَ :فَمَرَّ عُمَرُ بِرَجُلٍ مُتَقَنِّعٍ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ مَعْرِفَةٌ، فَقَالَ :مَا شَأْنُكُمْ؟ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :بُعْدًا لَكُمْ سَائِرَ الْيَوْمِ ."

ترجمہ: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور جتنا اللہ تعالی نے چاہا ذکر کیا، پھر فرمایا: کہ تم میں سے یا تم میں منافقین ہیں جس جس کا میں نام لوں وہ یہاں سے اٹھ کر نکل جائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے نام لینا شروع کیے تو چھتیس لوگوں کے نام لئے، پھر فرمایا: کہ تم لوگ اللہ تعالی سے عافیت کا سوال کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنا منہ چھپائے جا رہا تھا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس کے ساتھ جان پہچان تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ کیا ہوا تم کو؟ تو اس نے سارا واقعہ سنایا جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جا دفع دور ہو جا، آج کے بعد ادھر نہ آنا۔ (۴۱)

مسجد میں خوشیاں

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ فِي فَوَائِدِهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عِيَاضٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ قَالَ :صَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ، وَقَدْ عَصَبَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، فَقَالَ: "إِنَّ مِنْكُمْ مُنَافِقِينَ، فَمَنْ سَمَّيْنَاهُ فَلْيَقُمْ فَلْيَخْرُجْ، فَقَالَ :يَا فُلَانُ، قُمْ فَاخْرُجْ. فَيَقُومُ الرَّجُلُ فَيَقْنَعُ رَأْسَهُ حَتَّى يَخْرُجَ، حَتَّى سَمَّى سِتَّةً وَثَلَاثِينَ رَجُلًا، كَانَ فِيهِمْ صَدِيقٌ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَخَرَجَ فَلَقِيَهُ عُمَرُ مُقَنَّعٌ رَأْسَهُ، فَأَخْبَرَ عُمَرُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ :لَعَلَّكَ مِنْهُمْ.قَالَ :نَعَمْ، قَالَ عُمَرُ: بُعْدًا مِنْكَ سَائِرَ الْيَوْمِ.ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ :رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، ارْضَ عَنَّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن خطبہ کے لئے منبر پر تشریف فرما ہوئے اللہ تعالی کی حمد کی اور پھر فرمایا: کہ بے شک تم میں کچھ لوگ منافقین ہیں ہم جس جس کا نام لیتے جائیں وہ کھڑا ہو کر نکلتا جائے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمانا شروع

کیا کہ کھڑا ہوا ے فلاں: تو بھی منافق ہے اور نکل جا ایک شخص ٹھٹھا مارے نکلا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملا تو اس نے سارا قصہ سنایا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: لگتا ہے کہ تو بھی منافق ہے؟ تو اس نے کہا کہ ہاں میں بھی منافق ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً فرمایا: جا دفع دور ہو جا آج کے بعد میرے قریب نہ آنا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ابھی منبر پر ہی تشریف فرما تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم اللہ تعالیٰ کے رب اور اسلام کے دین اور آپ کے نبی (ﷺ) ہونے پر راضی ہیں آپ ہم سے راضی ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو خوش فرمادے۔ (۴۲)

حوالہ جات

(۱) سورۃ توبہ رقم الایۃ: ۱۰۷) (۲) تفسیر خزائن العرفان (سورۃ توبہ رقم الایۃ: ۱۰۷)

(۳) سبل الہدی والرشاد، فی سیرۃ خیر العباد، وذکر فضائلہ وأعلام نبوتہ وأفعالہ وأحوالہ فی المبدأ والمعاد لامام الصالحی الشامی (۵:۴۷۱)

(۴) ایضاً (۵:۴۷۱) (۵) تفسیر طبری رقم الایۃ: ۱۰۷)

(۶) ایضا! (۵:۴۷۱) (۷) تفسیر کبیر لامام الرازی (سورۃ توبہ رقم الآیۃ: ۱۰۷)

(۸) تفسیر السمر قندی (۲:۸۲) سورۃ توبہ رقم الآیۃ ۱۰۷)

(۹) تفسیر کبیر لامام الرازی (سورۃ توبہ رقم الآیۃ: ۱۰۷)

(۱۰) تفسیر بغوی سورۃ توبہ رقم الآیۃ: ۱۰۷) (۱۱) تفسیر کبیر للرازی سورۃ توبہ آیۃ نمبر ۱۰۷)

(۱۲) اللباب فی علوم الکتاب سورۃ توبہ رقم الآیۃ: ۱۰۷)

(۱۳) . تفسیر ابن عطیہ سورۃ توبہ آیۃ نمبر ۱۰۷)

(۱۴) (۱) تفسیر قرطبی سورۃ توبہ رقم الآیۃ: ۱۰۷) (۲) تفسیر خازن سورۃ توبہ رقم الآیۃ: ۱۰۷)

(۱۵) تفسیر قرطبی سورۃ توبہ رقم الآیۃ: ۱۰۷) (۱۶) تفسیر قرطبی سورۃ توبہ رقم الآیۃ: ۱۰۷)

(۱۸) تفسیر قرطبی سورۃ توبہ رقم الآیۃ: ۱۰۷) (۱۹) تفسیر روح البیان لامام الحقی (۳:۵۰۶)

(۲۱) سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۹ (۲۲) صحیح البخاری جلد ۶ ص ۵۴

(۲۳) تفسیر خزائن العرفان سورۃ مائدہ آیہ نمبر ۱۰۱

(۲۴) بخاری باب الغضب فی الموعظۃ والتعلیم جلد ۱ ص ۳۰

(۲۵) عمدۃ القاری جلد ۵ ص ۲۳ (۲۷) تفسیر مظہری جلد ۲ ص ۵۹

(۲۷) تفسیر سمرقندی جلد ۴ ص ۴۵۱ (۲۸) تفسیر خزائن العرفان سورۃ منافقون آیہ نمبر ۵

(۲۹) سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۸ (۳۰) سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۸

(۳۱) دلائل النبوۃ للبیھقی جلد ۵ ص ۳۸۴ (۳۲) سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۲

(۳۳) سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۲ (۳۴) سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۲

(۳۵) سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۳ (۳۶) سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۳

(۳۷) سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۴) (۳۸) سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۴

(۳۹) سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۲۳۷ (۴۰) سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۷۲

(۴۱) صفۃ النفاق ونعت المنافقین لابی نعیم ص ۱۹۰

(۴۲) صفۃ النفاق ونعت المنافقین لابی نعیم ص ۱۹۰

ماخذ ومراجع

القرآن الكريم

تفسير خزائن العرفان لصدر الافاضل سيد نعيم الدين مراد آبادى مكتبة المدينه كراچی پاكستان

سبل الهدى والرشاد، فى سيرة خير العباد، وذكر فضائله وأعلام نبوته وأفعاله وأحواله فى المبدأ والمعاد لامام الصالحى الشامى مكتبه نعمانيه پشاور پاكستان

تفسير طبرى لامام ابن جرير طبرى صداقت كتب خانه قندهار افغانستان

تفسير كبير لامام الرازى دارالكتب العلميه بيروت لبنان

تفسير السمرقندى لامام فقيه ابى الليث سمرقندى دار الكتب العلميه بيروت لبنان

تفسير بغوى لامام ابى محمد الحسين بن مسعود البغوى اداره تاليفات اشرفيه ملتان پاكستان

اللباب فى علوم الكتاب

الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل :أبو القاسم محمود بن عمرو بن

أحمد، الزمخشری جار الله : دار الكتاب العربی -بيروت

المحرر الوجيز فی تفسير الكتاب العزيز :أبو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطية الأندلسی المحاربی (دار الكتب العلمية - بيروت

زاد المسير فی علم التفسيرجمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی :دار الكتاب العربی -بيروت

الجامع لأحكام القرآن :أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبی بكر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدين القرطبی : دار الكتب المصرية - القاهرة

لباب التأويل فی معانی التنزيل: علاء الدين علی بن محمد بن إبراهيم بن عمر الشيحی أبو الحسن، المعروف بالخازن :دار الكتب العلمية - بيروت

روح البيان :اسماعيل حقی بن مصطفى الإستانبولی الحنفی الخلوتی , المولی أبو الفدائدار الفكر -بيروت

صحيح البخاری لام محمد بن اسماعيل بخاری دارالكتب العلميه بيروت لبنان

عمدةلقاری شرح صحيح البخاری لامام بدرالدين العينی الحنفی دارالكتب العلميه بيروت لبنان

تفسير مظهری لقاضی ثناء الله پانی پتی مكتبه حقانيه پاكستان

دلائل النبوة للبيهقی دارالكتب العلميه بيروت لبنان

سيرة ابن هشام لامام ابن هشام دارالكتب العلميه بيروت لبنان

صفة النفاق ونعت المنافقين لابی نعيم دارالكتب العلميه بيروت لبنان

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی کی دیگر کتب

- وعظ کرنے والی انگوٹھیاں
- اسلام اور عورت
- اسلام اور کھیل۔
- تاریخ اہل سنت
- قلم کا ادب
- میلاد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- میلاد سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- میلاد سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- اعلیٰ حضرت اور سائنس
- کیا میلاد اور کرسمس ایک ہیں؟
- اسلامی معیشت
- طلع البدر علینا
- قربانی کے فضائل ومسائل
- اپنے ایمان کی فکر کیجیے
- صلوا علی الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- غزوہ تبوک کا مبارک سفر
- اذان حجاز
- تحفظ ناموس رسالت اور جانور
- کتاب الصوم
- منافقین اور ان کی صفات
- مسجد ضرار اور اس کے نمازی
- اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ کے واقعات
- دی میسج فلم اور ایمان کا زوال
- صوفیاء کرام کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام/ کامل دو جلد
- حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور عالمی انقلاب/ کامل دو جلد
- حضور غوث اعظم کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام/ کامل دو جلد
- دین میں سختی نہیں کا کیا مطلب ہے؟
- عبادات رمضان اور اہم مسائل
- کیا کسی کی اصلاح کے لئے اس میں موجود نیکی پر طعن کرنا ضروری ہے؟
- فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہل اسلام کے نام اہم پیغام اللہ کے نام پر اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو
- عظمۃ حبیب الرحمن من تفسیر روح البیان
- کس دور کا مسلمان ترقی یافتہ ماضی یا حال کا؟
- عید کے دن قبرستان جانا کیسا؟
- تسبیح پڑھنا کیسا؟
- دربار نبوی کے خدام
- ائمہ اربعہ اور تصوف
- قبر کی طرف منہ کر کے دعا کرنا کیسا؟
- بعد دفن تلقین کرنا کیسا؟
- تعویذ کا ثبوت
- حدیث چین محدثین کی نظر میں